اسرار توحید

مصنفہ

سید صدرالدین حسین خاں صدر

بڑودہ

انتباہ ضروری

حامی سنت ماحی بدعت جناب نواب میر صدر الدین حسین خاں مرحوم رئیس بڑودہ اس زمانہ میں ہمدردی قوم وحمیت دین وترویج شریعت وتبلیغ احکام کتاب وسنت میں مجددانہ حیثیت کے مالک تھے آپ نے بہت رسائل ہدایت و اصلاح مسلمین کے لئے تصنیف فرما کر مفت شائع کئے جزاہ اللہ تعالیٰ عنا وعن جمیع المسلمین بتائید الٰہی آپ کو نظم ونثر میں ادائے مطالب پر کامل قدرت حاصل تھی اور موثر عنوان سے تبلیغ دین ورد شرک وبدعت واصلاح رسوم میں قلم سے کام لیا اور اُن کے خلوص نیت کے باعث ان کی کوششیں کامیاب ہوئیں نظمیں اگرچہ اہلِ فن کے نزدیک عیب شعر سے خالی نہیں ہیں کیونکہ مصنف رحمہ اللہ علیہ نے نہ شاعری کا دعویٰ کیا نہ شاعرانہ انداز سے کام لیا لیکن کلام موزوں مخاطب پر ایک خاص اثر ڈالتا ہے اور ذہن سامع میں جلد محفوظ ہو جاتا ہے اور یہ مقصد بفضلہ آپ کی نظموں میں بوجہ احسن مکمل ہے لہذا اغلاط قوافی اور زبان کی بے اعتدالیو یا تعقیدات لفظی پر حرف گیری کرنا ارباب مضامین سے بعید ہے. حقیر نے اکثر مقامات پر تبدیل وتنسیخ ودرست واصلاح کی اور بہت مواقع عمداً بحالہ چھوڑ دیے بالخصوص قوافی میں جہاں ہائے ہوز کو الف سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا وہاں مجبوراً اصل کو بلفظہ باقی رکھا کیونکہ سلاست بیان وفصاحت زبان میں فرق آجانے کا خطرہ دامنگیر تھا نیز جناب مصنف مغفور کا مقصد ان نظموں سے شاعرانہ تحسین وآفریں حاصل کرنا نہ تھا ان کا مطمح نظر اسلوب نظم میں ہدایت مسلمین ورد بدعات تھا اور یہ پیرایہ موثر ثابت ہوا اور ان کی سعی مشکور ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

سید اعجاز احمد معجز نقوی مودودی سہسوانی

۷ ربیع الثانی ۱۹۴۴ء

اسرار توحید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بجز توحید عبدیت کا دعویٰ ہو نہیں سکتا
نہ دے معبود کو دل عبد ایسا ہو نہیں سکتا

جو تو مالک ہے خرمن کا تو بھوکا ہو نہیں سکتا
لب گنگا جو رہتا ہے وہ پیاسا ہو نہیں سکتا

خدا سے کام ہے تو کر نہ خوف لومۃ لائم
ڈرے مخلوق سے خالق کا بندہ ہو نہیں سکتا

خدا کو موت کب ہے لم یلد ہے اور ولم یولد
صفت میں اس کی شامل کوئی اصلاً ہو نہیں سکتا

ہوئے پیدا جہاں میں اور پھر مر بھی گئے وشنو
صفت بندوں کی ہے شامل میں پیدا ہو نہیں سکتا

نہ تھے جورو برادر رام کے بتلاؤ تم آتما ؟
یہ ہے پہچان انسان کی وہ یکتا ہو نہیں سکتا

نہ تھے کیا کرشن کے ماں باپ دو مجھکو جواب اسکا
کبھی یہ عیب خالق میں ہویدا ہو نہیں سکتا

خدا کو جانشینی کی ضرورت ہی نہیں ہرگز
کبھی فرزند پھر اُس کا مسیحا ہو نہیں سکتا

خدا کے چھوڑ کر اوصاف گر اقرار ہے اسکا
تو اس اقرار سے دل میں اُجالا ہو نہیں سکتا

توانا سے نہ لگے جو نہ دامن اُس کا تھا کے وہ
کبھی کمزور دل اُس کا توانا ہو نہیں سکتا

گداؤں کے لیے لاکھوں ہی گھر ہیں مانگ کھانے کو — سوا اس در کے اپنا تو ٹھکانا ہو نہیں سکتا

وہ سچا دین ہے جس میں شامل شرک و بدعت ہو — نہ خوبی یہ جس دیں میں وہ سچا ہو نہیں سکتا

مخالف شرع کا اور خلد کا طالب ہو کیونکر — خدا کو جو نہ چاہے وہ خدا کا ہو نہیں سکتا

مذمت شرک و بدعت کی سُنا باطل نفور ہونگے — نہ تو زور سا علل عشق پختہ ہو نہیں سکتا

قیامت میں وہ سر پیٹینگے حق کے روبرو خود — پیامِ حق سُنائیں جن سے اتنا ہو نہیں سکتا

ضرورت حاکمِ اعلیٰ کو ہے حکامِ ادنیٰ کی — کہ اس سے کام لاکھوں میں کا پورا ہو نہیں سکتا

سمجھتا ہے خدا کو بھی تو حاجتمند ادنیٰ کا — خدا نے صاف جتلایا کہ ایسا ہو نہیں سکتا

ذرا تفسیرِ اللہ الصمد تو دیکھ قرآں میں — خدائی پر بری بندوں کا قبضہ ہو نہیں سکتا

نہیں محتاج ہے خالق امیروں اور وزیروں کا — کوئی ملک اوس کا چھینے گا یہ خطرہ ہو نہیں سکتا

پکارے رام کو اس کو تو کہتے ہو خرِ بے دم — پکارے غوث کو وہ خر کا بچہ ہو نہیں سکتا

عقائد ہیں اگر یہ نقص ہے وہ کب مسلمان ہے — کبھی یہ حق شناسوں کا عقیدہ ہو نہیں سکتا

نہ پہچانا حسین آلِ نبی کا مرتبہ جس نے — ہوا بیشک پلید ایسا کہ کتا ہو نہیں سکتا

نہ کیوں ملعون ہوگا جس نے پہچانا نہ خالق کو — کوئی اس بے خرد سے بڑھ کے اندھا ہو نہیں سکتا

کوئی اُن سے زیادہ ہو نہیں سکتا ہے نالائق — کہ جن سے حق شناسی کا تقاضا ہو نہیں سکتا

خلیفہ کب ہوئے صدیقؓ اور فاروقؓ کے بیٹے — حکومت دین کی نسلی بنانا ہو نہیں سکتا

یہی تکرار تھی حضرت حسین ابن علی کی بھی — مٹانا مجھکو سنت کا گوارا ہو نہیں سکتا

طریقہ جو کہ تھا پہلے وہی جاری کرو اب بھی　بجز اس کے کبھی دیں کو سہارا ہو نہیں سکتا

امام دیں نے فرمایا یہ ہے قانون بیعت کا　بنا کر گھر کی گدی پیر زادہ ہو نہیں سکتا

چلی گدی نہ غوث و قطب کی نسلوں میں دیں ہے یہ　یہ ہے اعلان حق ایسا کہ اخفا ہو نہیں سکتا

ذرا دیکھو علی سے تا علاء الدین صابر تم　مخالف اس بیاں کے کوئی شجرہ ہو نہیں سکتا

مٹانے والے اس قانون کے ہیں لوگ پچھلے ہی　ملے جب اہل کو گدی تو جھگڑا ہو نہیں سکتا

ترے گھر میں سواری ہے اگر بارہ اماموں کی　تو پھر تو ایک کی رحمت کا جویا ہو نہیں سکتا

ترے گھر میں اگر اولاد خرد ہے پیر کا چلہ　تو پھر خالق کی الفت کا ارادہ ہو نہیں سکتا

مرادیں دینے کو گھر میں ہے تیرے پیر کا جھنڈا　اب اے نامرد تو کنگال دکھیا ہو نہیں سکتا

ترے گھر میں اگر او نا خلف ہے نعل گھوڑے کا　مخالف پھر بتوں کے تو جو کا ہو نہیں سکتا

نہیں ہے مستحق سجادگی اور پیشوائی کا　کبھی بیٹا پروتا وارث اس کا ہو نہیں سکتا

جو گدی خاندانی ہو گئی میراث مرشد کی　تو جو بیٹھے وہ لائق بھی ہو ایسا ہو نہیں سکتا

ہمارے دین کی تعلیم ہے جاہل سے بیزاری　حق آگاہوں سے دیں میں فتنہ برپا ہو نہیں سکتا

نہ دیکھا جلوۂ توحید کو گمراہ بے دیں نے　کبھی روشن دلوں کے گھر اندھیرا ہو نہیں سکتا

نہ دیکھا تو نے قرآں اور نہ کچھ اسرار دیں سمجھا　شریک بزم مدہوشاں سیانا ہو نہیں سکتا

اگر تو سیر کر لے دین و دانش کے گلستاں کی　خدا کو تیری نادانی کا شکوہ ہو نہیں سکتا

متاع دین و ایماں مفت ہاتھ آتی نہیں نادر　طلب ہے آخرت کی اور تقویٰ ہو نہیں سکتا

فرؔی اور دل لگی کے کام جو دیں میں نکالے ہیں
کچھ ان سے امتحاں دِ عقل تیرا ہو نہیں سکتا

خودی کی راہ گر چھوڑی تو تیرا عشق سچا ہے
سند ہے جس کے پاس ایسی تو جھوٹا ہو نہیں سکتا

نہو گر حب سنت دعویٔ حب نبی باطل
نہو گر ترک بدعت دیں سے رشتہ ہو نہیں سکتا

سنو یا مت سنو حق نے تو واقف کر دیا تمکو
تمہارا فعل کوئی بے نتیجہ ہو نہیں سکتا

یقیں تجھکو نہیں آتا کہ رب سچوں کا حامی ہے
یقیں گر ہے تو پھر دشمن تو اون کا ہو نہیں سکتا

جزا اعمال کی مل جائیگی تجھ کو یقیں کب ہے
یقیں گر ہو تو پھر بدیوں کا شیدا ہو نہیں سکتا

یقیں تجھکو نہیں آتا کہ ہے جو رب کا مجرائی
یقیناً مجری وہ دوسروں کا ہو نہیں سکتا

خوشامد میں لگا ہے اولیا کی تو عبث ناداں
عبث کاموں سے تو محبوب کا ہو نہیں سکتا

یقیں تجھکو نہیں آتا دیں ہے نعمت عظمےٰ
کوئی اندازہ اس کی عظمتوں کا ہو نہیں سکتا

یہ دیں تو قدر دانوں کے لئے ہے مخزن حکمت
میسر گمرہوں کو یہ خزانہ ہو نہیں سکتا

جو ہیں سرگرم خدمت لائقِ انعام خالق ہیں
رہا جو سست وہ ہمرتبہ اُن کا ہو نہیں سکتا

نبی زادے ولی زادے کریں گر فخر بیجا ہے
نسب عقبیٰ میں بخشش کا سہارا ہو نہیں سکتا

اگر ہے نقشبندی. سہروردی قادری چشتی
فقط نسبت سے حامی کوئی تیرا ہو نہیں سکتا

تمیزِ حق و باطل گر نہیں نادان جاہل ہے
پھنسا جو اس بھنور میں پار بیڑا ہو نہیں سکتا

پھنسا تو اس گماں میں کیوں کہ حامی پیر و مرشد ہیں
کوئی مقبول ان حیلہ بہانہ ہو نہیں سکتا

حرام آخر عمل کو کر دیا وہم حمایت نے
کبھی ابلیس کا وعدہ بھی سچا ہو نہیں سکتا

سمجھتا ہی وسیلہ مغفرت کا اولیا کو تو   سوا اعمال کے کوئی وسیلہ ہو نہیں سکتا
نہیں محبوب خالق کو ہی بیکاری و بے علمی   محب شرع کو یہ کام زیبا ہو نہیں سکتا
نہیں محبوب خالق کو ہی خودرائی و خود بینی   مقدر ایسے نادانوں کا سیدھا ہو نہیں سکتا
خدا کو امتحاں منظور تجھکو لذتِ دنیا   مطیع نفس ہر گز حق کا پیارا ہو نہیں سکتا
عزیز و محترم تجھکو بنانا شرع نے چاہا   رفیق ایسا میسر ہم کو اعلیٰ ہو نہیں سکتا
کہاں بے عقل کو دربارِ خالق میں رسائی ہو   رذیلوں اور گنواروں کا یہ رتبہ ہو نہیں سکتا
یہ سب بے باکیاں۔ گستاخیاں اور حرکتیں بیجا   نہ چھوڑیگا تو پھر مقبول اُس کا ہو نہیں سکتا
ہلاکت پر نہ ظالم کی کوئی روتا ہی دنیا میں   خدا ہمدرد ایسے پاجیوں کا ہو نہیں سکتا
کہیں منہ سے مسلماں آپکو ہم لاکھ ہے لیکن   مسلماں شغل لایعنی پہ شیدا ہو نہیں سکتا
دل میں ایمان اپنا چشمِ ظاہر بیں سی مخفی ہی   مگر رازِ دروں کا حق سے پردہ ہو نہیں سکتا
بنایا عقلِ کوتہ بیں نے بیگانہ یگانہ کو   جو ہیں محسن شناس اُن سی تو ایسا ہو نہیں سکتا
نجاست شرک ہی اور دل سکونت گاہِ دلبر ہی   مکاں گر ہو نجس دلبر کا رہنا ہو نہیں سکتا
ہمارے دیں کا پہلا قدم ترکِ حماقت ہی   کبھی ثابت قدم بدنام و رسوا ہو نہیں سکتا
کوئی قیمت نہیں دے سکتا ہم ایمان کیوں بیچیں   بجز ذاتِ الٰہی اس کا سودا ہو نہیں سکتا
غنی سرکار ہی جس کی بڑا دربار ہی جس کا   جو اُس کو چھوڑ کر جھکے وہ بینا ہو نہیں سکتا

خطا ہے صدر کی بھولے اگر تجھ کو خداوندا

گر جب ہو گیا تیرا کسی کا ہو نہیں سکتا

سید صدر الدین حسین صدرؔ

بڑودہ

رسالہ ہذا

نواب صاحب مرحوم کے اُن رسائل میں سے ہیں جن پر آپ کو اپنی علالت کی وجہ سے نظر ثانی کرنے کا موقع نہ مل سکا یہاں تک کہ ۱۹۲۲ء میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ اور یہ رسائل اب تک یونہی غیر مطبوعہ ردی کی ٹوکری میں پڑے رہے جن میں سے اکثر و بیشتر ضایع بھی ہو گئے۔ اب آپ کے صاحبزادگان نواب سید امین الدین حسین خاں صاحب آئی بی۔ ایس کلکٹر دہاروار و نواب سید معز الدین حسین خاں صاحب و ڈاکٹر نواب سید فخر الدین حسین خاں صاحب کو خیال آیا کہ اپنے والد بزرگوار کی غیر مطبوعہ تصنیفات کو زیورِ طبع سے آراستہ کرا دیں۔ چنانچہ بسیار سعی و تلاش کے بعد سات منظوم اور ایک نثر جملہ آٹھ رسالوں کے مسودے برآمد ہوئے۔ جن کو نہایت معمولی اصلاح و ترمیم کے ساتھ طبع کرایا جا رہا ہے۔ (چونکہ مصنف مذکور کو نہ شاعری کا ادعا تھا نہ شاعرانہ انداز سے آپ کام لیتے، آپ کا مقصود رد بدعات و احیاء سنت تھا۔ وہ جس پیرایہ میں بھی ادا ہو سکے ادا کرتے، اسی لئے آپ ہمیشہ دینی و مذہبی رسائل مختلف عنوانات سے لکھ لکھ کر قوم کی ہدایت و اصلاح کی خاطر بصرف کثیر طبع کرا کے مفت تقسیم فرماتے رہا کرتے تھے۔ اس لئے کسی

کو حق نہیں کہ وہ لفظی تنقید یا قوافی کے نقصان کے متعلق جو اصول شاعری کے خلاف ہو کوئی نکتہ چینی و حرف گیری کرے۔ خدائے تعالےٰ مولف مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور آپ کے صاحبزادگان کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ خصوصیت سے آپ کے بڑے صاحبزادے مستحق داد و تحسین ہیں۔ کہ وہ اپنے ذاتی صرف سے ان رسائل کو طبع فرما رہے ہیں جو ریاست بڑودہ نواب منزل سے مفت تقسیم کئے جائیں گے۔

ابو العلا، نظر احمد نقوی سہسوانی

———— پونٹو ————

(محمد احید الدین ایف آر۔ ایس اے لنڈن)

مطبوعہ

نظامی پریس بدایوں